سوال

(710) واقعہ کربلا سے قبل باختلاف روایات یزید جو کچھ بھی تھا   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

واقعہ کربلا سے قبل باختلاف روایات یزید جو کچھ بھی تھا مگر واقعہ کربلا، واقعہ حرہ کے بعد بھی کیا وہ ظالم، قاتل اور فاسق وفاجر قرار نہیں پایا؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا اتنے عظیم ظالمانہ واقعات کا یزید پر کوئی بوجھ نہیں؟ ابن زیاد، ابن سعد، شمر وغیر ہم کس حد تک مجرم ہیں؟

۲ : ...اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو یزید پر لعنت کرتا ہے؟ کیا اس پر فسق کا حکم لگایا جا سکتا ہے؟ کیا اس پر لعنت کا جواز ہے؟ کیا یزید فی الواقع سید حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا؟ یزید کو رحمۃ اللہ علیہ کہنا بہتر ہے یا اس سے سکوت افضل ہے؟ (محمد یونس شاکر، نوشہرہ ورکاں)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ کفر و شرک کے علاوہ جتنی خطائیں ہیں جتنے گناہ ہیں وہ قابل مغفرت و معافی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : ((وَخَطَأً وَخَطَأَتَ ذُرِّيَّتَهُ)) نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : ((كُلُّ بَنِیْ آدَمَ خَطَّائٌ وَخَیرُ الخَطَّائِینَ التَّوَّابُونَ)) 1[''تمام انسان گناہ گار ہیں اور گناہ گاروں میں بہتر وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں ۔] پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایک موقع پر فرمایا : ((أَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ نَفْسَهُ)) 2[''ہم میں سے کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو۔''] پھر صحیح بخاری میں ہے : ((أَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ أُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَةَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ)) 3[''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سب سے پہلا لشکر میری اُمت کا جو قیصر (رومیوں کے بادشاہ) کے شہر (قسطنطنیہ) پر چڑھائی کرے گا ان کی مغفرت ہوگی۔''] اور صحیح بخاری ہی میں ایک مقام پر ہے : ((وَیَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَلَیْهِمْ)) 4[''اور یزید بن معاویہ ان پر امیر تھے۔'']

۲ : ...اس کا جواب نمبر ۱ میں بیان ہو چکا ہے۔

1 ترمذی   ابواب صفة القیامة۔ ابن ماجہ   کتاب الذھد   باب ذکر التوبة۔

2 بخاری   تفسیر الانعام۔ باب ولم یلبسوا ایمانھم بظلم۔

3 بخاری   المجلد الاوّل   باب صلوۃ النوافل جماعۃ کتاب التھجد۔

4 بخاری   الجهاد   ماقیل فی قتال الروم۔

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص707

محدث فتویٰ